سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

ہمسایہ کی اہمیت اور غیبت کی مذمت

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد فعن انسؓ قال قال رسول الله ﷺ والذی نفسی بیده لا یؤمن عبد حتی یحب لاخیه مایحب لنفسه (بخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کی قدرت میں میری جان ہے کوئی بندہ اس وقت تک کامل مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کیلئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

ہمسایہ کی اہمیت:

وعن عائشه و ابن عمر عن النبی صلعم قال مازال جبرائیل یوصینی بالجار حتی ظننت انه سیورثه (بخاری ومسلم) ترجمہ: حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبرائیلؑ مجھ کو ہمیشہ ہمسایہ کے حق کا خیال رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے' یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ حضرت جبرائیلؑ عنقریب پڑوسیوں کو ایک دوسرے کا وارث قرار دیں گے۔

محترم حضرات پہلے حدیث کے مفہوم پر غور و فکر کے بعد آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ اسلام نہ صرف اپنے حقیقی بھائی بلکہ اسلام کے رشتہ میں منسلک امۃ مسلمہ کے ہر فرد کے خیر خواہی کا طلب گار ہوگا انما المومنون اخوۃ والا رشتہ باقی تمام رشتوں سے اعلیٰ ارفع اور سب پر مقدم ہے' تو مسلمان پر یہ لازم ہے کہ حیات مستعار یعنی زندگی میں جو امر یہ اپنے لئے نجات و فلاح کا ذریعہ سمجھے' دوسرے مسلمان کیلئے بھی وہی چاہے اور پسند کرے اس دنیا میں انسان کے آمد کا مقصد ایسے عقائد' اعمال و کردار پر کاربند رہنا ہے۔ جس کا نتیجہ آخرت میں رضائے مولیٰ کی صورت میں دخول جنۃ اور نجات عن النار کا حصول ہوگا۔

قول و عمل میں یکسانیت ضروری ہے۔

دنیا میں ہر مسلمان کی تمنا ہوتی ہے کہ چند روزہ زندگی عزت و آبرو' عبادت واطاعت' امن و سلامتی' مخلوق خدا

کی خدمت کا جذبہ جو صرف اپنے قرابت داروں یا کسی ایک خاندان یا فرقہ تک محدود نہ ہو نیک صالح اہل خانہ واولاد کی میسر ہونا' رزق حلال کی خواہش' ہر ذی روح مخلوق خدا کو بلا وجہ اپنے ایذاء رسانی سے بچانا' نیز وہ تمام خواہشات جن پر شریعت کی رو سے خیر کا اطلاق ہوتا ہے جو خود اپنانے اوران پر عمل پیرا کا ہونے کا متمنی ہو دوسرے بھائی کے لئے بھی وہی پسند کرے اور یہ خواہش صرف زبانی کلامی حد تک نہ ہو بلکہ قول کے ساتھ اسکا عمل بھی اس کی گواہی دے۔

مسلمان بھائی کی تکلیف پر اظہار مسرت نہ کرو:

اسلام تو اتنا جامع اور مکمل مذہب ہے جس میں انسانی زندگی کو اس کی ہدایات اور تعلیمات کے مطابق گزارنے میں سکون ہی سکون ہے' اپنے بھائی کے دینوی عافیت کی طلب اور اخروی فوز وفلاح کا جذبہ ہو' تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کی عزت وحرمت' جان ومال کا دشمن ہو۔

سرکار دو عالم ﷺ نے تو ہمیں اگر بتقاضائے بشری وقتی طور پر کسی مسلم بھائی سے خفگی وناراضگی کا معاملہ پیش آیا اس کی مصیبت میں گرفتار ہونے پر خوش ہونے سے منع فرمایا۔ ارشاد گرامی ہے:

عن واثلة قال قال رسول الله ﷺ لاتظهر الشماتة لاخيك فيراحمه الله ويبتليك۔

ترجمہ : حضرت واثلہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اپنے مسلمان بھائی کی تکلیف پر خوشی کا اظہار مت کرو ہوسکتا ہے اللہ اس پر رحم کر کے اسے اس مصیبت سے نجات دے اور تمہیں اس تکلیف میں مبتلا کردے۔

اکرام مسلم:

اسلام فساد وحق تلفیوں سے بھرے خطہ ارض پر جس اعلیٰ تہذیب وتمدن وحسن معاشرہ کا جو پیغام لایا اس میں عقائد وعبادات کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کو بھی ادا کرنا ایمان کا ایسا اہم جزو قرار دیا جس کی ادائیگی بغیر مومن اپنے آپ کو حقیقی مسلمان کہلوانے کا بھی حقدار نہیں۔ اخلاق حسنہ وآداب اسلامی کا پھیلانا۔ بندوں کے حقوق کی ادائیگی اور احترام مسلم جیسے اعمال مسلمانوں ہی کا عظیم ورثہ ہے۔ چہ جائیکہ مسلم بھائی کی بدخواہی اور ضرر رسانی کے شوق میں دوسروں کے عیوب اور برائیوں پر انگلی اٹھانے میں زندگی کے قیمتی لمحات صرف کرتے رہیں۔

اسلام جو کہ ابدی وسرمدی عالمگیر مذہب ہے ہمارا عمل اس کے بتائے ہوئے ہدایات کے بالکل برعکس ہے جب تک مسلم بھائی کی غیبت ہمارے مجالس میں نہ ہو' مجلس کا مزہ ہم محسوس نہیں کرتے۔ دوسرے کی عزت نفس کو مجروح اور عیوب وبرائیوں کی تشہیر کرنا اور وہ بھی صرف تحقیر اور ذلیل ورسوا کرنے کی نیت سے اپنا فریضہ سمجھتے ہیں جبکہ ہادی عالم ﷺ کے مسلم کے اس حق تلفی سے بچنے کے لئے سخت ترین وعیدات پر مشتمل فرمودات احادیث مقدسہ کے ذخیروں اور کتب میں آپ دیکھ سکتے ہیں۔ فرمان نبوی ہے۔ غیبت زنا سے بھی بدتر گناہ ہے۔

غیبت زنا سے بدتر گناہ ہے:

عن ابی سعيد و جابر قالا قال رسول الله ﷺ الغيبة اشد من الزنا قالوا

یا رسول اللہ ﷺ و کیف الغیبۃ اشد من الزنا قال ان الرجل لیزنی فیتوب اللہ علیہ وفی روایۃ فیتوب فیغفر اللہ لہ' وان صاحب الغیبۃ لا یغفرلہ' حتی یغفرھا لہ صاحبہ وفی روایۃ انسؓ قال صاحب الزنا یتوب وصاحب الغیبۃ لیس لہ' توبۃ (روی البیہقی)

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ اور حضرت جابرؓ روایت کررہے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' غیبت کرنا زنا کرنے سے بدترین گناہ ہے۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ غیبت زنا سے کیسے اور کیوں بدتر گناہ ہے آپ نے فرمایا جب آدمی زنا کا ارتکاب کررہا ہے تو (کبھی) توبہ کرلیتا ہے' اللہ اسے مغفرت سے نواز دیتے ہیں اس کے برعکس غیبت کرنے والے کو رب العالمین نہیں بخشتا۔ جب تک کہ اس کو وہ شخص معاف نہ کرے جس کی غیبت کی گئی ہے۔

غیبت کرنے والے کے لئے توبہ نہیں:

حضرت انسؓ کے الفاظ میں ہے کہ زنا کرنے والا توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنے والے کے لئے توبہ نہیں۔ غیبت کرنا ایسا جرم ہے کہ اس کے لئے توبہ نہیں۔ محدثین نے اس کی کئی توجیہات و وجوہات بیان کی ہیں۔ مگر یہاں اس موقع موموضوع کے اعتبار سے یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ کسی کی غیرموجودگی میں اس کے عیوب بیان کرنا حق العَبد کو تلف کرنا ہے اور حقوق العباد کی خلاف ورزی کرنے والے کو توبہ کرنے سے رب العالمین اس وقت تک معاف نہیں کرتا جب تک جس کے حق میں کوتاہی کی گئی وہ معاف نہ کردے۔ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ غیبت کرنے والے اس بدترین فعل کو معمولی عمل سمجھ کر مغفرت کی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتے' گویا ان کے خیال میں یہ گناہ اور معاصی کے فہرست میں شامل نہیں جبکہ شریعت کی نظر میں سزا و انجام کے اعتبار سے یہ زنا سے بھی قبیح فعل ہے۔

غیبت و بہتان کی تعریف:

آپ روزانہ کا معمول دیکھتے رہتے ہیں کہ کسی محفل میں ایک فرد کی عزت نفس کو مجروح کرنے کا سلسلہ جاری رہتا ہے اگر خوف خدا رکھنے والا شخص اس فعل بد سے منع کرنے کی تلقین کر بھی دے تو جواب میں یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ یہاں تو ان برائیوں کا ذکر ہورہا ہے جو واقعۃً مذکورہ شخص میں موجود ہیں۔ یہ عذر پیش کرکے اپنے غیر شرعی فعل کے جواز کیلئے دلیل پیش کی جاتی ہے۔ جبکہ رحمت عالم ﷺ سے ایک صحابی نے سوال کیا کہ غیبت کی تعریف کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے ایسے عیوب اوروں کے سامنے ذکر کرنا جسے وہ پسند نہیں کرتا۔ صحابی نے عرض کیا کہ اگر وہ عیوب درحقیقت اس میں موجود ہوں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر وہ برائیاں اس میں موجود ہوں جن کا ذکر ہورہا ہے تو یہی تو غیبت ہے اگر ایسے نقائص کا ذکر کردیا جو اس میں سرے سے موجود ہی نہیں تو یہ غیبت سے بھی بڑا جرم ہے۔ جسے شریعت کی اصطلاح میں بہتان کہا جاتا ہے جس کی حدود سزا دنیا میں بھگتنے کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی جواب دہی کرنی ہے۔

رحمۃ عالم ﷺ کی محبت اور اطاعت کے تو بڑے دعویٰ کئے جاتے ہیں مگر ہمارے اتباع کے دعوے صرف ظاہری اعمال تک محدود ہیں' کہ آپ ﷺ نے بیٹھ کر کھانے پینے کی تلقین کی ہے۔ کھڑے ہو کر پیشاب سے منع فرمایا' خیر کے امور ادا کرتے وقت دائیں طرف کو ترجیح دی جائے' مسجد میں داخلہ کے وقت دایاں پاؤں پہلے داخل اور نکلتے وقت بایاں قدم پہلے باہر رکھا جائے وغیرہ۔ آپ ﷺ کی ہر سنت اپنی جگہ انتہائی اہمیت اور عظمت اور اتباع سنت کا ضروری حصہ ہے۔ جس پر عمل کرنے سے دین وایمان کی تکمیل اور رسولؐ سے محبت کے اقرار کی تصدیق ہوتی ہے۔ لیکن کبھی ہم نے یہ سوچا ہے کہ حضور ﷺ جس کو پوری امۃ کے لئے اسوہ اور نمونہ بنایا گیا ہے۔ اس نمونہ کے قالب میں اپنے آپ کو ڈالنا صرف ان اعمال پر عمل کرنے تک محدود نہیں بلکہ حضور ﷺ کے تابعداری کا لازمی جزو یہ بھی ہے کہ ان کے اخلاق عالیہ' مخلوق خدا کے ساتھ ان کا معاملہ اور سلوک کیسا رہا۔ امت کو اس بارہ میں کیسے کیسے ہدایات وتاکیدات فرماتے۔ کسی کے ناحق عزت کو تار تار کرنے والے کے انجام اور المناک وعبرت اموز سزا کا ذکر فرما کر اس عمل سے بچنے کی کیسے تلقین فرمائی۔

<u>غیبت کرنے والوں کی سزا:</u>　ارشاد گرامی ہے:

عن انسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لما عرج بی ربی مررت بقوم لھم اظفار من نحاس یخمشون وجوھھم وصدورھم فقلت من ھٰؤلاء یاجبرائیل قال ھٰؤلاء الذین یأکلون لحوم الناس ویقعون فی اعراضھم (رواہ ابوداود)

ترجمہ: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ مجھے اوپر لے گئے (یعنی معراج کی رات) تو (عالم بالا میں) میرا گزرنا کچھ ایسے لوگوں پر ہوا۔ جن کے ناخن تانبے کے بنے ہوئے تھے وہ ان ناخنوں سے اپنے چہروں اور سینوں کا (گوشت پوست) نوچ رہے تھے میں نے پوچھا اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں جبرائیل نے جواب دیا یہ وہ لوگ ہیں جو (زندگی میں) لوگوں کے گوشت کھاتے اور انکی عزت وآبرو کے پیچھے لگ کر پامال کرتے۔

انسان کا چہرہ تمام اعضاء میں عزت' عظمت وشرافت کی نشانی ہے' جسے ذکر کر کے تمام بدن سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ آپ روز مقولہ سنتے ہیں فلاں نے جرم کر کے اپنا منہ کالا کر دیا۔ یعنی اپنے تمام جسد انسانی کو ذلیل کر دیا۔ عظمت وعزت کے موقع پر کہا جاتا ہے فلاں وجہ القوم وہ شخص قوم کا سردار اور ان میں معزز شخص ہے۔ اسی طرح بدن انسانی میں دل کو بھی بے پناہ اہمیت حاصل ہے جب کسی کو اپنے بارہ میں کسی ناگوار قول وفعل کا سامنا ہو۔ غم وپریشانی کا سب سے زیادہ اثر دل پر ہوتا ہے۔ جو سینہ میں موجود ہے۔ جب مسلمان کی بلاوجہ برائی بیان کی جائے۔ تو اس فعل بد کی وجہ سے متاثرہ شخص کے قلب وچہرہ کو چونکہ اس نے تکلیف پہونچائی اس جزاء سیئہ کی سزا بھی اور بدلہ ایسے انداز سے ملتی ہے۔ کہ یہ تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہرہ اور سینے سے گوشت نوچے گا۔ کتنی ناقابل برداشت اور اذیت سے بھرپور سزا ملتی ہے۔ اور ہم ہیں کہ بے دھڑک اور بلاجھجک وقت گزاری اور محافل کو گرمانے کے لئے اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر

واھانت کو اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں۔ جبکہ امن وسلامتی پر مشتمل ہمارا عظیم دین جگہ جگہ ہمیں مسلمان اور انسانیت کی بغیر کسی وجہ توہین وتحقیر اور اس کے جان ومال کی حفاظت کے واضح احکامات شدومد سے دے رہا ہے۔

غیبت' آدمی کے بدترین ہونے کی علامت ہے:

جلیل القدر صحابی حضرت ابوہریرہؓ حضور ﷺ سے ایک روایت ذکر فرمارہے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کے شر اور بدترین ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے غیر مسلم بھائی کو حقیر سمجھے۔ گویا ایسے شخص میں اگر شریعت کے اعتبار سے اور کوئی برائی نہیں تو یہی ایک برائی اس کی عاقبت کی بربادی کے لئے کافی ہے۔ اسی روایت میں حضورؐ نے یہ بھی فرمایا کہ مسلمان کے جملہ اشیاء دوسرے مسلمان پر حرام ہیں۔ اسکی جان ہو مال ہو' عزت ہو ان میں کسی ایک کو بھی نقصان پہونچانا جائز نہیں۔ مثلاً اس کے کسی عیب کو جو صرف اسی تک محدود ہو' کوئی اور مسلمان دینی یا دنیوی لحاظ سے اس سے متاثر نہ ہو۔ لوگوں کے سامنے اس کی بے عزتی کی نیت سے تشہیر کرنا' اور اسکی غیبت کرنا' یہ مسلمان کی ایسی حق تلفی ہے جس سے گناہگار تو ہوتا ہی ہے' اپنے نیکیوں کو بھی برباد کرنے کا یہ عمل سبب بن جاتا ہے۔

قرآن میں غیبت کرنے والے کی مثال:

قرآن نے جس شدید اور واضح انداز سے اس برائی سے منع فرمانے کی تلقین فرماکر بدترین چیز کھانے سے جس انداز میں تشبیہ دی اگر اس کے بعد بھی اس سے احتراز نہ کیا جائے تو پھر ہمارے عقل وفہم پر ماتم کے سوا کیا کیا جاسکتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ولا یغتب بعضکم بعضاً ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتاً فکرھتموہ (سورۃ الحجرات' آیت ۱۲' پارہ ۲۶)

ترجمہ: اور کوئی کسی کی غیبت نہ کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے جبکہ تم (اس کا کھانا) ناگوار سمجھتے ہو۔

جس طرح مسلمان کے لئے اپنے مسلمان مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا ناقابل برداشت' غیر پسندیدہ عمل کے ساتھ ساتھ عقل سلیم بھی اسے جائز نہیں سمجھتی یہی صورتحال کسی اور کی غیبت کی بھی ہے کہ اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے ذکر بد سے بغیر کسی تاویل وتوجیہ سے بچا رہے۔ شیطان کی یہی عیاری ومکاری ہے کہ مسلمان سے گناہ کا ارتکاب کرواکر پھر اسی انسان کو گناہ کے جواز پر دلائل تلاش کرنے پر آمادہ کردیتا ہے۔

ظلم وجبر کے جواب میں احسان:

اسلام حقوق انسانی اور احترام آدمیت کا وہ اولین محافظ اور امن پسند مذہب ہے کہ جو انسان نعمتِ اسلام سے مالا مال ہوجائے پھر اپنے ساتھ کی گئی زیادتی کا بدلہ بھی احسان سے دیتا ہے۔ رحمت دوعالم جو کہ سراپا شفقت ومحبت تھے' عمر بھر یہی تمنا رہی کہ خالق کائنات کی طرف سے نازل شدہ دین اس کے تعلیمات اور اپنے اخلاق حسنہ کی بدولت لوگوں کو اللہ کے عذاب سے بچاکر رحمت الٰہی کے دامن میں لے آؤں۔ کسی کو بددعا اور برا کہنا تو ان کی سرشت

ہی میں نہ تھا' بے پناہ مظالم اور اذیت رسانی سے متاثر ایک صحابی نے جب کفار کے حق میں بد دعائی کی درخواست کی تو فرمایا۔ عن ابی هريرة قال قيل يارسول الله ﷺ ادع على المشركين قال انى لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمة

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ سے مروی ہے کہ حضور سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول ان مشرکین کے حق میں لعنت ملامت (یعنی بد دعا) کیجئے فرمایا مجھ کو لعنت کرنے والا (یعنی لوگوں کے حق میں بد دعا دینے والا) نہیں بھیجا گیا۔

کافروں کے حق میں بھی رحمتؐ کا ذریعہ ہونے کی وجہ تھی کہ ایمان کی نعمت سے محروم وہ لوگ باوجود سرکشی اور حضور ﷺ و آپ کے جانثار صحابہؓ پر ظلم و جبر اور کفر و شرک کے دنیاوی عذاب سے بچے رہے۔

سرکار اور عالم ﷺ کی تمام زندگی تو اس حال میں گزری کہ کبھی اپنے کسی ذاتی معاملہ میں کسی سے انتقام لیتے اور نہ اس کو غیرت کا مسئلہ بنا کر الجھنے کی کوشش کرتے۔ ہاں جب اللہ کے کسی حکم کی توہین و تحقیر کی جاتی' پھر ان سے بڑھ کر غیرت منداور اللہ کی عظمت اور حکم کی بحالی کے لئے سب کچھ لٹانے والا ان کے ہم پلہ اور کوئی نہ تھا' شدید رنج والم پہنچانے کے موقع پر ایک ہی دعا ہوتی کہ اللهم اهد قومي فانهم لايعلمون۔

اے اللہ میری قوم کو ہدایت اور صراط مستقیم سے نواز کیونکہ یہ لوگ (اپنا خیر و شر) نہیں جانتے۔ جہاں آپ ﷺ نے صحابہؓ اور امت کو دشمنوں' قاتلوں' تکلیف پہونچانے والوں کو معافی فرمانے کی تلقین کی اور معافی کرنے والوں کو لامتناہی اور بغیر حساب اجر و ثواب کی بشارت فرمائی۔ وہاں سب سے پہلے اپنے' اپنے خاندان کے قاتلوں اور ازلی دشمنوں کو معاف فرمایا۔ احد کے میدان میں تیر برسائے جارہے ہیں' دندان شہید اور رخسار مبارک سے خون جاری ہے' لیکن رحمۃ للعالمین ﷺ کے لبوں پر اس جرم کا ارتکاب کرنے والوں کے لئے ہدایت کی دعائیں نکل رہی ہیں۔

انسانی حقوق کے علمبردار اور ان کا کردار:

یہ ہے انسانی حقوق اور خون کی عظمت اور پاسداری کہ بد سے بدترین سلوک کے موقع پر بھی انسان کی تباہی و بدحالی کی خواہش کی جگہ اس کی ہدایت و سلامتی کا طلب ہو۔ کیا دنیا کے نام ونہاد انسانیت اور انسانی حقوق و عظمت کے احترام کے دعویداروں کے پاس اپنے بلند و بالا دعوں کے ثبوت کے لئے کوئی ایک ثبوت ہے۔ قطعاً نہیں دعوے امن و سلامتی کے اور عمل اس کے برعکس انسانوں کے قتل عام و نسل کشی پر مبنی اقدامات نے پوری انسانیت پر عرصہ حیات تنگ کر دیا ہے اس کے مقابلہ میں پیغمبر انقلاب اسلامی اور راہنمایان دین کا انسانیت سے جو معاملہ رہا اگر زندگی باقی رہی انشاء اللہ آئندہ جمعہ اس کی ایک جھلک پیش کرنے کی کوشش کروں۔

رب ذوالمنن ہم اور آپ سب کو انسانیت کے احترام اور حقوق کی ادائیگی کی کماحقہ توفیق سے نوازیں۔ آمین